69877 ـ گاڑی کی آخری قسط دیے بغیر گاڑی اپنے نام کروانا

سوال

میں قسطوں میں گاڑی خریدنا چاہتا ہوں، اس کا طریقہ کچھ اس طرح ہے کہ میں کچھ رقم تو نقد ادا کروں اور باقی قیمت ماہانہ قسطوں میں تقسیم کر دی جائیگی، اور آخری قسط کی ادائیگی کے بعد گاڑی میرے نام منتقل ہوگی، یہ علم میں رکھیں کہ آخری قسط بھی عام قسطوں جتنی ہی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

قسطوں میں اشیاء کی خریداری کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے اس میں کچھ رقم پیشگی ادا کی جائے یا نہ، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس خریداری کے معاہدے میں یہ شرط نہ رکھی جائے کہ اگر قسط لیٹ ہو گئی تو جرمانہ کی ادائیگی کرنا ہوگی، کیونکہ یہ شرط سود میں سے ہے.

دوم:

جب خریداری کا معاہدہ طے پا جائے تو آپ گاڑی کے مالك بن جائینگے، چاہے آپ نے کوئی قسط بھی ادا نہیں کی، تو آپ گاڑی اپنے نام کروا سکتے ہیں، اور گاڑی کی قیمت میں سے باقی مانندہ رقم آپ کے ذمہ قرض ہوگی.

سوم:

خریدار کے نام گاڑی لکھی جانے سے مراد خریدار کے حق کی توثیق ہے، نہ کہ یہ بیع و شراء کے صحیح ہونے کی شرط، اور صرف عقد اور معاہدہ ہونے کی صورت میں فروخت کردہ چیز خریدار کی ملکیت میں آ جائیگی چاہے وہ خریدی ہوئی چیز اس کے نام منتقل کی جائے یا فروخت کرنے والے کے نام ہی رہے.

چہارم:

فروخت کرنے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے حق کو مضمون رکھنے کے لیے کسی چیز کو رہن رکھنے کی شرط رکھے، اور اسے یہ بھی حق ہے کہ وہ اسی گاڑی کو بطور رہن رکھ لے، وہ اس طرح کہ خریداری گاڑی کی مکمل قسطیں ادا کرنے سے قبل گاڑی کو فروخت کرنے کا تصرف نہ کر سکے، بلکہ وہ اسے رہن سے چھڑا کر

فروخت کر سکتا ہے، اور فقہاء کرام نے اس کے جواز کا فیصلہ کیا ہے .

الكشفا القناع ميں ہے:

فروخت کردہ چیز کو اس کی قیمت میں رہن رکھنا صحیح ہے، اور اگر وہ یہ کہے کہ: میں نے یہ چیز تجھے اس شرط پر فروخت کی کہ تو اسے اس کی قیمت کے بدلے میرے پاس رہن رکھےگا، تو خریدار کہے: میں نے اسے خرید کر تیرے پاس رہن رکھا تو یہ خریداری اور رہن صحیح ہے " انتہی.

دیکھیں: کشاف القناع (3 / 189).

اس بنا پر اگر تو گاڑی آپ کے نام منتقل ہونے کا سبب وثوق زیادہ اور پختہ کرنا ہے کہ کہیں آپ قسطوں کی ادائیگی سے قبل ہی گاڑی فروخت نہ کردیں تو پھر یہ بیع اور سودا صحیح ہونے پر کوئی اثرانداز نہیں ہوگا؛ کیونکہ بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ لکھائی صرف توثیق اور پختگی کے لیے ہے، لیکن آپ صرف عقد اور معاہدہ کی بنا پر ہی شرعی طور پر آپ اس گاڑی کے مالك بن چکے ہیں، چاہے یہ گاڑی رہن رکھی ہوئی ہے تو آپ اسے رہن سے چھڑائے بغیر فروخت نہیں کر سکتے یا پھر فروخت کرنے والا اسے آگے فروخت کرنے کی اجازت نہ دے دے.

کبار علماء کرام کی مجلس کی رائے ہے کہ:

فروخت کرنے کے جائز ہے کہ وہ پختگی اور توثیق کی زیادتی کے لیے گاڑی کے کاغذات اپنے پاس محفوظ رکھے، علماء کا کہنا ہے:

مجلس یہ خیال رکھتی ہے کہ: خریدار اور بائع دونوں صحیح طریقہ پر عمل کریں, وہ یہ کہ وہ ایك چیز کو فروخت کرے اور اسے اس کی قیمت کے بدلے رہن رکھ لے، اور اس میں احتیاط لیتے ہوئے اپنے پاس گاڑی کے کاغذات وغیرہ یا معاہدے کا اسٹام محفوظ رکھے" انتہی.

یہاں ہم ایك چیز کی تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ: جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کے مشابہ ایك اور صورت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ:

کرایہ کا معاہدہ جو ملیکت پر جا کر ختم ہوتا ہے، اور اس میں یہ ہوتا ہے کہ گاڑی کرایہ پر دینے والا شخص گاڑی کی ملکیت گاڑی کی آخری قسط، یا اجرت ادا ہونے تك اپنے پاس رکھتا ہے، اور یہ معاہدہ حرام ہے، اس کے متعلق اسلامی فقہ اکیڈمی اور کبار علماء کمیٹی کا فیصلہ بھی صادر ہو چکا ہے.

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (14304) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .